

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پندرہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 10 اگست 2019ء بر جمعہ بہ طابق 10 ذوالحجہ 1440 ہجری،

| نمبر شمار | مندرجات | صفہ نمبر |
|-----------|---|----------|
| 1 | تلاؤت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | رخصت کی درخواستیں۔ | 10 |
| 3 | سرکاری کارروائی براءے قانون سازی۔ | 11 |
| 4 | آڈیٹ جز ل آف پاکستان کا آڈیٹ رپورٹ براءے سال 2018-19ء بر حسابات حکومت بلوچستان کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ | |
| 5 | گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔ | 25 27 |

ایوان کے عہدیدار

اپیکر----- میر عبدالقدوس بزنجو
ڈپٹی اپیکر----- سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب صدر حسین
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی) ----- جناب عبد الرحمن
چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہ ولی



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 10 راگست 2019ء بروز جمعہ بھطابق 10 ذوالحجہ 1440 ہجری، بوقت
دوپہر 10:01 بجدر 10 منٹ پر زیر صدارت سردار بابر خان موتی خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال
کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا
جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُوْنُوا قَوْمِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءِ بِالْقِسْطِ ۝ وَلَا يَجْرِي مَنْكُمْ شَنَآنٌ قَوْمٌ عَلَىٰ إِلَّا
تَعْدِلُوا ۝ إِعْدِلُوا ۝ قَفْ هُوَ أَقْرَبُ لِلْسَّقْوَىٰ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۝ إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصِّلْحَتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

﴿پارہ نمبر ۲ سورہ المائدہ آیات نمبر ۸ اور ۹﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے واسطے گواہی دینے کو، انصاف کی
اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑ، عدل کرو یہی بات زیادہ نزدیک
ہے تقویٰ سے اور ڈرتے رہو اللہ سے، اللہ کو خوب خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ وعدہ کیا اللہ
نے ایمان والوں سے جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کے واسطے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ۔



جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں زیرے صاحب تاکہ پہلے کارروائی شروع کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں بات کرتا ہوں، میں قاعدہ انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 177 کے تحت ذاتی وضاحت کی نکتے پر ہوں، اگر آپ مجھے اجازت دے دیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: کارروائی ایک بار آگے لے جاتے ہیں، zero hour میں پھر آپ بولیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! میں ذاتی وضاحت کی نکتے پر ہوں، ایک میری پرنسپل اُس سے تعلق رکھتے ہیں میں وضاحت کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! ایسا تھا کہ 7 اگست کو سول ہاسپیٹل میں ڈاکٹر ہریتال پر تھے، اُنکی سیکورٹی کے کچھ issues تھے، اس دوران ہمارے صوبائی مشیر عبدالخالق ہزارہ صاحب ہیں، وہ ہاسپیٹل گئے، ٹرامائینٹر کے وہاں ڈاکٹر ہریتال پر تھے۔ تو وہ اور ڈاکٹر ڈی آپس میں اُنکی بات چیت پل رہی تھی جو بھی صورتحال تھی۔ تو اس دوران اتنے ذمہ دار پوسٹ پر ایکم پی اے ہے، مشیر ہے حکومت کا۔ انہوں نے وہاں جو الفاظ استعمال کیے ہیں میرے متعلق، تو انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ میرا نام لے کر کہا ہے ”کہ یہ اُنکے بندے ہیں۔ انہوں نے یہاں بٹھائے ہیں“۔ جناب اسپیکر! میرا اس واقعہ سے میرا روح بھی آگاہ نہیں تھا۔ مجھے پتہ ہی نہیں تھا۔ اُس ظالم جب وہ ہاسپیٹل میں تھے، میں اور جناب قادر نائل ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ ہم اس کے آفس میں تھے عبدالخالق ہزارہ کے۔ ایک delegation آیا ہوا تھا۔ اور میں نے اُنکو کہا ”کہ آپ فون کریں۔ وہ کہاں ہیں تاکہ آ جائیں“، انہوں نے فون کیا میرے سامنے۔ لیکن وہاں جا کر کے عبدالخالق ہزارہ صاحب نے ٹیلی فون پر کہا ہے۔ پھر وہاں ڈاکٹروں سے کہا ہے۔ میرا نام لے کر کہا ہے۔ اتنے ذمہ دار پوسٹ پر، اتنی غیر ذمہ اری غیر سنجیدگی۔ لہذا میں اس حوالے سے اس کا۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: عبدالخالق صاحب! آپ ایک منٹ۔ پہلے زیرے صاحب کو سنتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! میں کھڑا ہوں، آپ ان کو بٹھائیں۔ اور نہ ہی آپ ان کو اجازت دے سکتے ہیں۔ میں وضاحت پر ہوں، مجھے وضاحت کرنے دیں۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: نائل صاحب! نائل صاحب!

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، نہیں، وہ الگ بات ہے، اس سے میرا کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: نائل صاحب! آپ تشریف رکھیں، اس پر بحث کی کوئی اجازت نہیں ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، وہ الگ بات ہے۔ ٹھیک ہے وہ جو بھی بات ہے، میرا اس سے کیا تعلق۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نائل صاحب! آپ دونوں تشریف رکھیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں جناب اسپیکر! میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ میرا نام لیا گیا ہے، حکومت کے ایک ذمہ دار بندے نے لیا ہے۔ کیوں میرا نام لیا ہے؟ اُس واقعہ سے میرا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ڈورڈور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔ ڈاکٹروں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ لیبرریوم میں لوگ گھسے ہیں صبح سوریے لیڈی ڈاکٹرز کی ویڈیو زبانی گئی ہیں یہ ہوا ہے۔ وہ اُنکے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اور وہ درمیان میں مجھے لایا گیا ہے۔ میرا کیا تعلق ہے اس چیز سے؟ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ آپ اسکو کوئی استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی بس اس کو میرے خیال سے اس نے اپنی وضاحت کر دی۔ اس پر مزید میرے خیال میں بحث و مباحثے کی وہ نہیں ہے۔

مک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! میرے--- (مداخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ مک صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

مک نصیر احمد شاہوی: میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے جناب اسپیکر!

جناب ڈپٹی اسپیکر: پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آج یہ کارروائی شروع ہو گی۔ زیردا آور میں پھر آپ اس پر بات کریں۔

مک نصیر احمد شاہوی: صرف ایک منٹ کے لیے جناب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کو میں موقع دیتا ہوں مک صاحب۔

مک نصیر احمد شاہوی: جناب اسپیکر صاحب! یہ اہم نویعت کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مک صاحب! یہ اہم مسئلے ہر روز ہوتے ہیں۔ کارروائی ہم لوگوں سے رہ جاتی ہے۔ یہ بل جو پاس ہو جائیں اس کے بعد آپ بینک اس پر بات کریں۔

مک نصیر احمد شاہوی: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ

آج جو اجلاس ہم کرنے جا رہے ہیں، اس کو گیارہ بجے شروع ہونا تھا۔ اور یہ بد قسمی سے اڑھائی گھنٹے کی طویل دیر ہونے کے بعد شروع ہو رہا ہے، یہ انتہائی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہے۔ اور خاص کر سیکورٹی فورسز جو باہر کھڑی ہیں، انہوں نے مجھے آج شکایت کی ”کہ ہم صبح 8 بجے آ کر یہاں کھڑے رہتے ہیں لیکن آپ لوگوں کا اجلاس اس سے کئی گھنٹے بعد شروع ہو جاتا ہے“۔ اور اڑھائی گھنٹے میرے خیال میں ظلم ہے، اس کا کوئی انتظار نہیں کر سکتا۔ آئندہ کے لیے آپ کا بھی فرض بتا رہے کہ آپ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ایوان میں آیا کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر صاحب! خصوصاً جو پرنسل گارڈز ہمیں دینے گئے ہیں، خاص کر اسمبلی ممبران کو۔ اب ایک دو دن کے بعد عید ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ ان کو تین مہینے کے بعد تنخوا ہیں دی جاتی ہیں۔ لیکن اب اس عید کے موقع پر جب اس قسم کا کوئی تھوار ہوتا ہے، لوگوں کو اگر پہلی تاریخ میں کچھ دن رہ بھی جاتا ہے ان کو پہلی تنخوا ہیں ادا کی جاتی ہیں۔ لیکن بد قسمی یہ ہے کہ آج ہماری حکومت اس عید کے موقع پر ہمارے پرنسل گارڈز کو تنخوا بھی ادا نہیں کر سکے۔ اس کے علاوہ جو میстро پولیشن میں۔ یہ اتنا ہی اہم مسئلہ ہے کہ وہاں ڈیلی ویجھ پر جو لوگ کام کرتے ہیں، وہاں تو ایک بھٹکھاتے پر چلتا ہے، ہزاروں کے حساب سے جناب اسپیکر صاحب! لوگوں کے نام ہیں، کوئئی میں صفائی شہر کے اندر نہ ہونے کی برابر ہے۔ آج صبح میرے خیال میں پندرہ، میں بندے میرے پاس آئے تھے کہ انکی تنخوا ہیں مل رہی ہیں۔ اور میں نے جو اضافہ آفسر ہے، بھوتانی صاحب کا، اس سے بھی میں نے بات کی کہ ان کی تنخوا ہیں ہیں۔ کچھ لوگوں کو وہاں مل رہی ہیں۔ تو میں کہتا ہوں کہ قائد ایوان صاحب بیٹھا ہوا ہے۔ اگر وہ چاہتا ہے کہ یہ لوگ بھی اپنے بچوں کے ساتھ عید منانی میں، تو اس موقع پر ان کی تنخوا ہیں ریلیز کیئے جائیں تاکہ وہ جا کر اپنے بچوں کے لیے کپڑے وغیرہ خرید سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی شکر یہ ملک صاحب! کارروائی رہتی ہے۔

ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرتا ہوں جو یقیناً یہاں اس کا ذکر لازمی بھی ہے۔ 8 تاریخ کو جب امن و امان کے مسئلے پر بحث ہو رہی تھی تو ہمارے محترم وزیر جناب سلیم کھوسے صاحب نے ایک ایسی بات کہی ہے جو یقیناً alarming بھی ہے۔ اور آپ کی توجہ کی طالب بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خوشامد کی جتنی ڈگریاں لینا چاہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ مجھے explain کرنے دیں۔ جناب اسپیکر! میں ایک چیز explain کروں یہ۔۔۔ (شور۔ مداخلت) جناب اسپیکر! ایسا نہیں ہو گا، آپ سنیں آپ سنیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سلیم کھوسہ صاحب! لاگو صاحب! لاگو صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! انہوں نے اپنی speech کے دوران کہا ”کہ جب سیکورٹی فورسز پر حملہ ہوتے ہیں تو اپوزیشن خوش ہوتی ہے“، یہ انہوں نے دیدہ و دانستہ کہا ہے۔ یا غیر دیدہ و دانستہ؟ یہ ایک جرم ہے، قابل مواخذہ جرم ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ۔۔۔ (مداخلت) آپ ہمیں سنیں۔۔۔ (مداخلت)

قائد حزب اختلاف: یہ ریکارڈ کا point ہے سلیم کھوسہ صاحب!

جناب ڈپٹی اسپیکر: کھوسہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف: اسپیکر صاحب! یہ ریکارڈ کی بات ہے، ریکارڈ آپ چیک کریں گے۔ لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ ایک شخص کا، یعنی بلا وجہ قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ اور پھر سیکورٹی فورسز، یہ تو کسی باہر کے تو نہیں ہیں، ہمارے اپنے ملک اور اس صوبے کے لوگ ہیں۔ اور پھر یہ سیکورٹی فورسز میرے بھائی بھی اُسمیں ہیں۔ یہاں آپ لوگ سب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کے عزیز اور رشتہ دار بھائی اُسمیں ہیں۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ، خدا نخواستہ اپوزیشن اس پر خوش ہو؟ یہ اس قسم کی بات ہے کہ جو بالکل غیر اور قابل مواخذہ جرم ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ سلیم کھوسہ صاحب کو کہا جائے کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے غیر قانونی کہا ہے، غلط کہا ہے۔ اور ان الفاظ کو واپس لیں۔ جب تک یہ الفاظ واپس نہیں لیے جائیں گے، اس وقت تک یہ کارروائی آگئے نہیں چلے گی۔ ایسا الزمam لگائیں جس پر ایسا۔۔۔ (مداخلت۔شور) ایسی الзам لگائیں۔ اُن کی بات نہیں۔ اُسکا پوائنٹ آپ اٹھائیں جو میں نے اٹھایا ہے۔ اُس کو آپ نے rectify کرنا ہوگا۔ جو بھی انہوں نے کہا ہے، اسپیکر صاحب! کے سامنے آپ پوائنٹ رکھیں۔ لیکن جو بات میں نے کہی ہے، اسکو rectify کریں۔ جناب اسپیکر صاحب! جب تک یہ الفاظ واپس نہیں لیں گے اُس وقت تک یہ کارروائی نہیں چل سکے گی۔ یہ قبل مواخذہ ہے۔ اس کو چیک کر لیں۔ آپ اپنی تسلی کر لیں۔ اور ان کو کہہ دیں کہ یہ الفاظ واپس لیں۔ ٹھیک ہے ان سے غیر دانستہ طور پر یہ بات اُنکے مونہ سے لٹکی ہے۔ لیکن غلط لٹکی ہے۔ جب یہ بات غلط ہوئی ہے تو اُس کو اپنی غلطی کا احساس بھی ہونی چاہیے۔

میر اختر حسین لاگو: نہیں، نہیں، ہم نے خود سنا ہے اسپیکر صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے خود سنا ہے۔ اسمبلی کاریکارڈ موجود ہے۔ جام صاحب وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کل وہ چیز کر رہے تھے۔ سلیم کھوسہ سے کہہ دیں کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔ یا تو ہم کارروائی کو آگے چلنے نہیں دیں گے۔

جامیر کمال خان عالیانی (فائدہ ایوان): جناب اپسیکر! آپ اسمبلی کا ریکارڈ چیک کروالیں۔

میر اختر حسین لاغو: ٹھیک ہے جناب اپسیکر! جام صاحب کی بات سے ہمیں اتفاق ہے۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر ریکارڈ منگوالیں۔ پہلے اس کی verification کر لیں۔

فائدہ حزب اختلاف: ریکارڈ کیجیے لیں۔ اگر یہ بات ہے۔

میر اختر حسین لاغو: اُس وقت تک اسمبلی کی کارروائی روک لیں۔ جام صاحب کی بات سے ہمیں اتفاق ہے۔ جب تک ریکارڈ کی verification نہیں ہوتی۔

میر سلیم احمد کھوسہ (وزیر مکملہ مال): نصراللہ زیرے نے جو کہا ہے، اس بات کو میں دوہرا دیتا ہوں۔ آپ اس طرح کی بات کہیں گے، تو پھر ہو گا۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میں خود اپنے الفاظ دوہرا تا ہوں۔ میرے اندر اتنی جرأت ہے۔ میں نے جو کہا ہے، وہ ریکارڈ میں پڑا ہوا ہے۔۔۔ (داخلت-شور)

وزیر مکملہ مال: آپ فورسز کے خلاف بات کرتے ہو۔۔۔ (داخلت-شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: نہیں، نہیں، میں دیکھتا ہوں کہ آپ فورسز کے۔ وہ زیادہ نمبر بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس زمین کے وفادار ہیں، ہم نے کبھی غداری نہیں کی۔۔۔ (داخلت-شور)

جناب ڈپٹی اپسیکر: order in the House

جناب نصراللہ خان زیرے: نہ انگریز کے ساتھ غداری کی ہے، نہ کسی اور کے ساتھ۔ ہم نے ہمیشہ یہاں کے عوام، یہاں کی زمین کے ہم وفادار ہے ہیں، کسی انگریز کے وفادار نہیں رہے ہیں۔ جن کے باپ دادا انگریز کے ایجنت تھے، آج وہ ہمیں وفاداری کی طبقیت دے رہے ہیں۔ میں اس سرزی میں کا وفادار ہوں، ہمارے آباؤ واجد اس سرزی میں کے وفادار ہے ہیں۔ ہم کسی سے وفاداری کا طبقیت نہیں لیں گے آپ کون ہوتے ہو سب کو وفاداری بانٹنے والے؟ یہ مت کرو۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: آپ تشریف رکھیں زیرے صاحب۔ (داخلت-شور)
ان دونوں کے مائیک بند کر دیں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: دیکھو! ہم نے آپ سے زیادہ جو خریدنے والے تھے، ہم نے انکا مقابلہ کیا۔ آپ ہمیں کیا خریدو گے؟

جناب ڈپٹی اپسیکر: ان دونوں کے مائیک بند کر دیں۔ آرڈر ان دی ہاؤس بلیدی صاحب آپ تشریف

رکھیں میں اس حوالے سے رولنگ دیتا ہوں۔ ملک صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ آپ نے جو بات کی ہے اس حوالے سے میں رولنگ دیتا ہوں۔ ایک معزز رکن یہاں گورنمنٹ کی طرف سے چلا جائے، ایک اپوزیشن کی طرف سے۔ اور وہ ریکارڈ چیک کر لیں کہ ریکارڈ میں کیا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یہاں چیک ہونا چاہیے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں، یہاں تو نہیں ہو سکتا ہے، وہاں جا کر چیک کر لیں۔ تب تک ہم لوگ اسمبلی کی کارروائی جاری رکھتے ہیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: آپ اسمبلی کی کارروائی روک لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ طریقہ نہیں ہوتا زیریے صاحب! ایک بندہ یہاں سے چلا جائے، ایک اپوزیشن کی طرف سے۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یا پھر یہ الفاظ واپس لیں؟

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس طرح وقت ضائع ہو گا۔ لانگو صاحب! اس issue کے متعلق میں نے رولنگ دے دی ہے۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اسپیکر صاحب! ایک طرف قائد ایوان ہوتا ہے، ایک طرف اپوزیشن لیڈر اور ان کا status برابر ہوتا ہے اس ہاؤس میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لانگو صاحب! آپ اور بلیدی صاحب! چلے جائیں ریکارڈ چیک کر لیں۔

وزیر مکملہ مال: میں الفاظ واپس لوں۔ میں نے بالکل صحیح بات کی ہے، آپ ریکارڈ یکھ لیں۔

جناب نصراللہ خان زیریے: یہ کیسا ہوتا ہے کہ آپ کسی کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کریں۔ میں اپنی وضاحت خود کروں گا۔ میرے اندر اتنی جرات ہے کہ میں اپنے الفاظ کو دھراوں۔ آپ کون ہوتے ہو؟ آپ جو ہیں نال وہاں۔۔۔ (داخلت شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سلیم کھوسہ صاحب! نصراللہ زیریے! زیریے! بات سنیں آپ دونوں تشریف رکھیں دیکھیں! میں نے آپ لوگوں کو جو رولنگ دے دی، ایک بندہ اپوزیشن سے چلا جائے، میں اسمبلی کی کارروائی شروع کرتا ہوں۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: جناب اسپیکر! آپ ریکارڈ منگوالیں، پورے ہاؤس کو سنا دیں۔ اور اسکے بعد کارروائی بیشک چلتی رہے۔ کارروائی سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ لیکن ریکارڈ آپ خود منگوالیں۔ یہاں خود پڑھ کر

اس کو سنادیں۔ دودھ کا دودھ، پانی کا پانی ہو جائیگا۔ ہاں وہ ٹھیک ہے۔ صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آغا صاحب! میں نے ایک رو لنگ دے دی ہے نا۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: کوئی بات نہیں ہے یا! وہ رو لنگ آپ دوبارہ بھی دے سکتے ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک گورنمنٹ سے، ایک اپوزیشن سے چلا جائے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا: طریقہ کاری یہی ہے کہ آپ ریکارڈ منگوالیں، خود پڑھ کر سنادیں، اراکین کی تسلی ہو جائے گی اور ہماری بھی تسلی ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ ان لوگوں کے لیے ریکارڈ منگوالیں اپوزیشن اور گورنمنٹ کا ایک ایک ممبر اسکو پڑھ لیں۔

ملک نصیر احمد شاہ وانی: جناب اسپیکر! ہر کوئی یہاں اسکی گواہ ہے، ریکارڈ اپنی جگہ پر۔ اگر انہوں نے اس قسم کی کوئی الفاظ ادا کی ہے تو وہ کہہ دیں "کہ بھائی! میں معافی مانگتا ہوں"۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں جو ریکارڈ میں mention ہے، وہی آپ لوگ خود دیکھ لیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر حکومتہ خزانہ): جناب اسپیکر! اگر کسی نے بات کی ہے تو اس کا ایک سیاق و سبق ہوتا ہے۔ جس میں کشمیر پر بحث ہو رہی ہے اور ایک معزز رکن جو ہے جو آرٹیکل 370 کے repeal ہونے کی بات کر رہا ہے۔ اس کو تنبیہ دیتا ہے بلوچستان اور فنا سے، ٹھیک ہے، اس کی بات پر کوئی mind نہیں کرتا ہے۔ اور ہمارے معزز رکن نے اگر کوئی بات کہی ہے یا نہیں یہ تو ریکارڈ میں ہے۔ اس پر ساری اپوزیشن شور کر رہی ہے۔ ہاں اگر آپ کشمیر کو بلوچستان یا فنا سے اس کی مشاہدہ کریں گے آپ کو اسی طرح کا جواب ملے گا۔۔۔ (مداخلت۔ شور) دیکھیں! یہ معزز رکن جو بتا رہے ہیں "کہ جی میں سرزمین عوام کا وفادار ہوں" ملک کا نام کیوں نہیں لیتا؟ ملک کا نام لیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور) ہم آن دی فلور معافی مانگیں گے آپ بتائیں آپ پاکستان کے وفادار ہیں یا نہیں؟ صرف یہ بات۔۔۔ (مداخلت۔ شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! کس پر بات ہو رہی تھی؟ law and order پر ہو رہی تھی۔ (مداخلت۔ مائیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آرڈر ان دی ہاؤس قواعد و انصباط کا رہنمای بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 (الف) کے تحت بروز ہفتہ سوالات نہیں ہو گا سیکرٹری اسمبلی آپ رخصت کی درخواست پڑھیں۔

جناب صدر حسین (سیکرٹری اسمبلی): نواب محمد اسلم ریس اسٹانی صاحب نے ختم مصروفیات کی بنی آج کی نشست

سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔۔۔ (مداخلت-شور) آڑران دی ہاؤس
۔۔۔ (مداخلت-شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی:

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ
2019ء) کا منظور کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے ثانوی تعلیم! بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون
源源 مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر محمد خان لہڑی: میں مشیر وزیر اعلیٰ برائے ثانوی تعلیم، تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لازمی خدمات کا
مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب
فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء
(مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کو کمیٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر غور لایا جائے؟

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! کارروائی میرے خیال سے رہتی ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! ابھی اس پربات نہیں کریں گے تو کب بات کریں گے؟ ابھی تو
اس پربات کرنے کا موقع ہے جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس پر ایک بار جو ہے آپ لوگوں کی۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر! انہوں نے پیش کر دی، آپ نے کر دی اور ہاؤس کا حصہ بنادیا۔ اب
یہ ہاؤس اور مبران کے لئے ہے یہ بولیں گے اسکے بعد آخر میں جو کارروائی ہوگی اُس کے مطابق ہوگی۔

میر محمد خان لہڑی: یہ سفارشات کے بموجب ہم نے یہاں دوبارہ اسمبلی میں پیش کر دی۔۔۔ (مداخلت) اس
پر توجیح ہو چکی ہے۔ اس کو اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ دیکھیں ناں۔

قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! اس پر جو ہے میں یہ۔۔۔

order in the House

فائدہ حزب اختلاف: یہ ہاؤس میں پیش ہوا۔ اس کے بعد اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا۔ اسٹینڈنگ کمیٹی نے اپنی amendments کے ساتھ داپس ہاؤس میں ---

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! ایک بار ہاؤس سے منظوری لے لوں پھر اس کے بعد اگر کسی نے اس پربات کرنی تھی۔

فائدہ حزب اختلاف: جناب اسپیکر! منظوری لینے کے بعد ضرورت اس بات کی نہیں ہے آپ نہیں سن رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں اس میں ہاں یاناں میں آپ لوگوں کے جواب چاہیے ہوں گے اس کے بعد پھر اگر کسی نے بحث کرنا تھا۔

فائدہ حزب اختلاف: ہم اس کی افادیت پربات کر لیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرِ نور لانے کے لئے آپ لوگوں کے جواب چاہیے ہوں گے۔

انجینئر سید فضل آغا: جناب اسپیکر صاحب! گزارش کروں اس کا طریقہ کاری یہ ہے کہ جب بل ہاؤس میں پیش ہوتا ہے تو پھر وہ اس کی منظوری دی جاتی ہے۔ پھر اس کو کمیٹی میں ریفر کیا جاتا ہے۔

میر محمد خان لہڑی: آغا صاحب! یہ کمیٹی کے پاس چلا گیا کمیٹی نے اس کو پاس کیا اس میں آپ کے ممبران تھے انہوں نے پاس کیا ہے نا۔

انجینئر سید فضل آغا: ہاؤس میں جب آتا ہے تو پھر اس کی فرست بل پیش ہوتا ہے۔ پھر اس کی first hearing ہوتی ہے پھر اس کی second hearing ہوتی ہے، پھر اس پر بحث۔ پھر اس

کے بعد ہاؤس کو put کیا جاتا ہے پاس کرنے کے لئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں آغا صاحب! آپ مجھے کارروائی کرنے تو دیں۔

انجینئر سید فضل آغا: اگر آپ لوگ طریقہ کار سے ہٹ کر کرنا چاہتے ہو۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں نہیں ہم لوگ طریقہ کار کے مطابق کر رہے ہیں۔

انجینئر سید فضل آغا: تو پہلے first, second پر توجہ ہو گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو میں ایک بار تحریک منظوری کے لئے ہاں یاناں کھوں۔

انجینئر سید فضل آغا: نہیں وہ اس کے بعد ہوتا ہے بھائی ایک بار تحریک کو پھر اس کے بعد منظور ہوتا ہے

میر محمد خان لہڑی: اس میں، پہلے یہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا، اسٹینڈنگ کمیٹی سے پاس ہو کر کے، دوبارہ

اسمبلی میں آیا ہے اس کو پاس ہونے کے لئے۔ خواہ مخواہ اس میں بحث کرنے کی کیا بات ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایک بار جو ہے اس کو زیر یورلانے کے لئے جو مجھے اجازت چاہئے ہو گا۔

جناب عبدالواحد صدیقی: جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صدیقی صاحب! زیر یورلانے کے لئے جو ہے مجھے اس کی اجازت چاہئے ہو گی۔

تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء)

کو میٹی کی سفارشات کے بموجب فی الفور زیر یورلا یا جاتا ہے تو آپ لوگ بات کرنے ہی نہیں دیتے۔

فائدہ حزب اختلاف: Thank you جناب اسپیکر! میں متفکرو ہوں مشیر تعلیم کا جہنوں نے محنت کر کے

ایک مسودہ تیار کیا۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ مسودہ ہمارے تمام معزز ادارکیں کیلئے باعث فکر و سوچ ہے کہ آیا اس

مسودہ کی ضرورت ہے کہ نہیں۔ آیا اس قسم کا مسودہ تعلیم کے شعبہ سے وابستہ ہونا چاہئے یا نہیں۔ میں عرض کرتا

ہوں جناب یہ اس کا نام ہے essential services یا لازمی خدمات برائے تعلیم۔ اس کے نام سے یہی

پتہ چلتا ہے کہ یہ جس طرح discipline forces میں ایک لازمی خدمات کے بارے میں اُن کے لئے

ہدایات ہوتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو ہے کہ ڈپلین بزوری قوت لانا۔ باقی مکملوں میں شاید اس کی ضرورت

ہو، لیکن تعلیم میں پوری دنیا میں اخلاقیات کی بنیاد پر reforms ہوتے ہیں، شعور کی بنیاد پر

ہوتے ہیں اور معلم اور اُن کے ساتھ جو بھی اُس مجھے سے تعلق رکھتے ہیں اُن سب کا جو معیار ہے وہ اخلاقی

قدروں کی بلندی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک اخلاقی قدروں کی بلندی پر اگر ایک محکمہ ایسے قانون نافذ کرتا ہے

جو ان کی اپنی مشکلات کے حل کے لئے اُس کو بے جبر قانون کا تشکیل دیجے جانے کا اہتمال ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ

اسکو معزز ادارکیں کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ اس پر غور کریں۔ جناب اسپیکر! علم ایک ایسی دولت ہے جو دنیا پر

حکمرانی کرنے کے لئے سب سے بڑی ٹیکنالوژی ہے۔ اب یہ صرف اور صرف ساری دنیا میں جب سے تاریخ نہیں

ہے انسانیت کی یہ اخلاقی بنیادوں پر اس کی نشوونما ہوئی ہے۔ اور اخلاقی بنیادوں پر اس نے معاشرے

میں اصلاح کیئے اور اخلاقی قدروں کی بلندیوں کے طفیل وہ معاشرہ جو ہے وہ سولائیزڈ بھی بنائے اور وہ معاشرہ

گندگیوں اور برائیوں سے پاک بھی ہوا ہے۔ اب جو قانون یہاں پر بنائے اس پتلی فارا بیوکیشن یہ آپ دیکھ لیں

کہ آیا ایسی صورت میں اس کی ضرورت ہو گی کہ نہیں۔ تمام قانون یہ گھوست سکولز مکمہ تعلیم یا اس سے تعلق رکھنے

والوں کے لئے دردسر ہے۔ میں مانتا ہوں کہ اسکولوں میں ملکوں، سرداروں اور میروں کے وہ بیٹھک بننے ہوئے

ہیں۔ یہ بالکل اپنی جگہ پر یہ آج سے نہیں یہ بلوچستان میں بار بار یہ بات آئی ہے۔ یقیناً الیہ ہے لیکن اس الیہ کو

کنٹرول کرنے کے لئے اگر قانون ہے، اور اس کو اچھی طریقے سے کنٹرول کیا جاسکتا ہے تو پھر اس قانون کے نفاذ کی کیا ضرورت ہوگی۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس ایکٹ کی ضرورت نہیں ہے اور جناب اپیکر! اس ایکٹ میں یا جو یہ چیز میں صاحب کا جو نٹ ہے وہ بھی یقیناً قابل غور ہے جنہوں نے جو کچھ وزیر تعلیم بھی رہے ہیں تعلیم یافتہ بھی ہیں اور شعوری دنیا میں بھی بہت اچھا ان کا مقام ہے۔ ان کا ایک نوٹ ہے وہ جناب اگر آپ پڑھ لیتے ہیں تو وہ اس بات کی غمازوی کرتا ہے کہ اس قانون کی کسی بھی صورت میں ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کا نوٹ ہے جناب! میں عبدالواحد صدیقی بحیثیت چیز میں مجلس قائدہ برائے مکملہ تعلیم، خواندگی وغیرہ میں تعليٰ، اعلیٰ تعلیم، صدارتی پروگرام، تعلیم سائنس اور انفارمیشن سینکنا لو جی آپ تمام ممبران کی توجہ اس امر کی جانب دلانا چاہتا ہوں کہ مسودہ قانون مصدرہ 2019ء جس کا نام بلوچستان لازمی تعلیمی خدمات، The Balochistan Essential Education Services رکھا گیا ہے جو لفظ تعلیم کے ساتھ متصادم ہے۔ اور زیب بھی نہیں دیتا۔ لازمی سروسز پاکستان میں اکثر disciplined forces کے ساتھ متعارف ہے۔ جبکہ تعلیم اخلاقی قدروں کی بلندی نہ صرف بچوں بلکہ معاشرتی ما حول کی اصطلاح کے لئے ہوتی ہے۔ ایک معلم کو مہذب معاشرے میں قوم کے دانشور کا اعزاز حاصل ہے۔ اس لئے بلوچستان لازمی تعلیمی خدمات کی بجائے اگر مسودہ قانون کا نام بلوچستان تعلیمی اصلاحات رکھا جائے تو اساتذہ کے ذہن میں جو کرب اور بوجھ ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اصلاح کے لئے سزا میں بھی تجویز کی جاتی ہیں۔ اور جرم انہی عائد کئے جاتے ہیں۔ اس میں مضافہ نہیں ہے۔ کیونکہ مکملہ تعلیم میں اس سے قبل بحیثیت وزیر میں اپنی خدمات انجام دے چکا ہوں لہذا میرا تجویز کردہ نام ہی مذکورہ قانون کے لئے رکھا جائے جس سے تعلیم کے شعبہ میں اچھے اثرات مرتب ہوں گے۔ یہ اس نوٹ کا بھی یہی اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے اور جو انہوں نے کہا ہے کہ یہ ایک اخلاقی مکملہ ہے۔ اخلاقی قدروں کی بلندی کے لئے اس کی ذمہ داری اور اس کے فرائض ہیں۔ اس لئے ایسے اقدامات سے گریز کیا جائے جس سے ان کو ایف آئی آریاں طریقے سے کریمبل ان کو treat کیا جائے۔ معلم کو بھی اور مکملہ متعلقین کو اگر کریمبل تصویر کیا جائے تو اس سے اس ما حول پر اچھا اثر نہیں بننا پڑتا ہے۔ جناب اپیکر! میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ بلوچستان میں گورنمنٹ سروٹس کے لئے ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی اپیکر: ملک صاحب! اذان شروع ہے۔
(حاموشی۔ اذان)

فائدہ حزب اختلاف: بلوچستان میں گورنمنٹ سروٹس کی سروہز کو آرگناائز کرنے کے لئے مختلف

قوانین already وضع ہیں۔ اور اس میں جوان کی ذمہ داریاں ہیں اس کے مطابق اگر وہ اپنے فرائض ادا نہیں کرتے تو ان کے لئے تادبی کارروائیاں بھی ہیں۔ مثلاً جناب اپیکٹ! سروں سروں ایکٹ ہے، ایفی شینسی اینڈ ڈسپلن رولز ہیں، کوڈ اور کنڈ ایکٹ ہے۔ تو اس طرح کے کئی ہیں۔ لیکن میں اس وقت ہاؤس کا بھی وقت بچاتے ہوئے اور اس معاملے کو بھی قابل سوچ بنانے کے لئے ایک قانون کا آپ کو حوالہ دیتا ہوں۔ بلوچستان سول سروں ایفی شینسی اینڈ ڈسپلن ایکٹ 2011ء۔ جناب! یہ ایکٹ ہے اس میں جناب مختلف دفعات ہیں جو relevant دفعات ہیں۔ بلوچستان سول سروں ایفی شینسی اینڈ ڈسپلن ایکٹ، وہ ان کی طرف جناب کی توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ان کے بارے میں ان کی موجودگی میں پھر آیا ہے اس قانون کی ضرورت ہے کہ نہیں۔ جناب اپیکٹ! قانون کا نام تو میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اس قانون کا نام ہے بلوچستان ایمپلائز ایفی شینسی اینڈ ڈسپلن ایکٹ 2011ء۔ اس کا جناب اپیکٹ! ایک جو تعریف شروع ہوتا ہے تو اس میں misconduct کی تعریف کی گئی ہے وہ جناب اگر آپ ملاحظہ فرمائیں گے تو اس سے تمام چیزیں clear ہو جائیں گی۔

misconduct includes conduct prejudicial to good order or possible or service discipline be conduct contrary to the Balochistan Government Conduct Rules 1979 or other rules for the time being enforced.

No.3. Conduct unbecoming of an officer of an officer and a gentleman. Next, involvement in participation directly or indirectly in any industry, trade, transactions by abuse or misuse of official position to gain or attempt to gain undue advantage or assumption of such financial or other obligations in relation to the private institutions or persons as may be competent to performance of official duties or functions. Next, an act bring to attempt to bring outside influence directly or indirectly to bear on the Governor, the Chief Minister, a Minister, Member of the

service, Member of National Assembly or Provincial Assembly or any other authority in respect of any matter relating to the appointment, promotion, transfer, punishment, retirement, training, financial administrative or other conditions of service, making appointment or promotion or having being appointed or promoted on extensions grounds in violation of any law or rules. Absence from duty without prior approval of the authority. Conviction for an offence by a court of law. Frevalous litigation against the government or government functionaries.

اُس کے بعد:

Violation from prescribed government policy or rules.

جناب ڈیٹی اسپیکر: ملک صاحب! کتنا بیس بہت بڑی ہیں اگر پڑھتے۔

تاقائمه حزب اختلاف: جناب اپنیکر! یہ جو کچھ یہ اس لئے ضروری ہے کہ جناب جو کچھ ۔۔۔۔۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: میرے خیال سے اگلا۔

قاوم حزب اختلاف: جناب اپسیکر! یہ اس طرح ہے کہ اگر اس ایکٹ میں یہ تمام چیزیں موجود نہیں ہیں تو پھر تو آپ لے سکتے ہیں اگر اس ایکٹ میں جو آج کا introduce law کرایا جا رہا ہے اُس میں یہ تمام چیزیں ہیں تو پھر ایجوکیشن کو کیوں اس طرح لیا جا رہا ہے۔ یہ جو ادھر کہا جا رہا ہے وہ ساری چیزیں اس میں موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! آپ خود بھی اپیکر رہ چکے ہیں آپ کو بہتر معلوم ہے کہ جو بل پیش ہوتے ہیں اُس پر اکثریت کو دیکھا جاتا ہے۔ دیکھوا بھی تو زیر غور لا یا گیا ہے آپ لوگوں نے اپنے۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب اپسیکر! میں ایک حقیقت کو جناب کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں اس بیلی کے معزز ارائیں کے سامنے رکھ رہا ہوں اگر کہ وہ اس کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس کو لٹھی اور اس کو لے کر چنانہ ہے پھر تو دوسری بات نہیں ہوگی۔ جناب اپسیکر! misconduct میں اس کا جناب اپسیکر! میں اس لئے یہ misconduct پڑھ رہا ہوں کیونکہ جو یہاں کہا جا رہا ہے وہ ساری چیزیں اس

میں موجود ہیں:

Direct interaction, print and electronic media or holding a press conference or making any statement or fact or opinion or hacking in a manner which is the cause of embarrassment for the government or call attempt, threat to or induce for strike or interrupt in a smooth functioning of the government.

بہاں بھی یہ چیز آپ نے کہا تھا اور یہ اس میں already ہے۔

engage take part or assist, aid, convince or interfere or in any political activity or election other than.

اس کے بعد ہے جناب اپسکر:

Unauthorized communication.

میر ظہور احمد بلیڈی: ملک صاحب! آپ اس کمٹی کے چیئر میں تھے پرسوں عمدہ ہے خدا کا خوف کریں ہم نے قربانی خریدا ہے ہمیں لگتا ہے مولوی صاحبان ہمیں اس ثواب سے محروم کر دیں گے۔

فائدہ حزب اختلاف: جناب اپسکر! میں قطعاً اس حوالے سے نہیں کہہ رہا ہوں کہ میں اس میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں میں کہتا ہوں کہ یہ تعلیم سے متعلق قانون ہے اور تعلیم سے متعلق ایسا قانون نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آج نہیں ہو سکتا ہے تو میں جناب سے گزارش کروں گا کہ اس کو next ہیں دن کے بعد جب آپ لاٹیں گے اس پر مکمل ڈیسٹریٹ ہو جائے اور اسکے بعد اگر ہاؤس یا مناسب سمجھے کہ یہ already ایک ایکٹ موجود ہے جس میں یہ تمام چیزیں موجود ہیں جس میں سزاٹیں بھی موجود ہیں جس میں termination بھی موجود ہے یہ تمام چیزیں and dismissal from service موجود ہیں تو اس محکمہ کو اگر یہ کریں میں وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی اس وقت گزارش کروں گا کہ جناب کوئی moral قواعد وہ کریں اور ایکویشن سے تعلق رکھنے والے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں چاہے وہ اس صوبہ کے لیوں پر ہیں ڈسٹرکٹس کے لیوں پر ہیں ان کو اسی بنیاد پر اگر انکو لیکر کے چلیں گے تو اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اخلاقی بنیادوں پر یہ محکمہ تعلیم چلے گا۔ بیشک ان کو terminate کریں لیکن ان کے لئے یہ protection ہے۔

جناب ڈپٹی اپسکر: ملک صاحب! اگلی تحریک کی طرف آتے ہیں۔

فائدہ حزب اختلاف: یا تو اس میں ہمیں بحث کرنے کی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: یہ تحریک تو دیکھو، بحث کے لئے فور منظور ہو گئی ہے نا۔

فائدہ حزب اختلاف: جناب اسپیکر! میں اپنی ذمہ داری پوری کروں گا کیونکہ بحیثیت ایک ممبر بحیثیت ایک ذمہ دار اور یہ ہمارے ساتھی یہاں، اُس کے بعد تو پھر پاس ہوتا ہے یا نہیں اُس سے ہمارا concern نہیں ہے ہم نے صرف یہ ان حقائق کی طرف توجہ دلانی ہے۔ تو اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر آج یہ نہیں ہو سکتا ہے تو بیس دن کے بعد جو آپ اجلاس بلا کیں گے اُس میں اسکو رکھ دیں اسی میں اس کو پاس کرو دیں۔

میر محمد خان لہڑی: جناب اسپیکر صاحب ہماری اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ملک صاحب رہ چکے ہیں۔ تو اس میں آپ کے اپوزیشن کے بھی ممبران تھے اُس وقت آپ نے اخلاقی نوٹ بھی دے دیا لیکن ووٹنگ ہوا ووٹنگ میں ہم نے وہیں پر اسٹینڈنگ کمیٹی سے پاس کر کے پھر دوبارہ ہم نے اسمبلی میں لے کے آیا اسکو۔ کمیٹی نے جب کر دیا ہے۔ یہاں ووٹنگ کر دیتے ہیں۔۔۔ (داخلت)

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں اس پر دیکھیں ملک صاحب! روپ 86 کے تحت کیونکہ یہ بل آج کے لئے پیش ہے اس لئے آج کی کارروائی روپ 86 کے تحت کی جائے گی۔ قاعدہ 86 (الف) کے تحت اس بل کو اسمبلی کے رُوری و فومنی الفور زیر غور لا جائے گا۔

جناب نصراللہ خان زیری: جناب اسپیکر! یہ آپ پڑھ لیں 89 (الف)

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! اس میں اکثریت count ہو گا۔

جناب نصراللہ خان زیری: جناب اسپیکر! یہ صوبے کے عوام کا مسئلہ ہے آپ کیوں بلڈوز کرنا چاہتے ہو۔ لوگ قوانین بناتے ہیں لکھتی ریسرچ کرتے ہیں لکھتی وہ کرتے ہیں آپ جو ہے ناں ایک گھنٹے میں پورا قانون پاس کرواتے ہو ایسا تو مت کرونا۔ یہ 89 (الف) آپ پڑھ لیں۔ یہ جناب منظر صاحب! 89 (الف) پڑھ لیں کہ اگر کن متعلقہ تحریک پیش کرے کہ مسودہ قانون کو زیر غور لا جائے تو کوئی بھی رکن یہ ترمیم پیش کر سکتا ہے کہ مسودہ قانون کو ایک مجلس منتخب کے سپرد کیا جائے۔ آج کی بات ہو رہی ہے جس طرح ملک صاحب فرمارہے ہیں۔ یا رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے اسے۔ دیکھو انہوں نے بات کی ہے کہ آپ اس کو publish کر دیں 89 (الف) میں لکھا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں ملک صاحب کھڑے ہیں وہ بات کر لیں۔ ملک صاحب! تھوڑا اس پختہ کر دیں تاکہ کارروائی آگے بڑھائی جاسکے۔

فائدہ حزب اختلاف: اس کا سیکشن 03 جو ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اُس پر اگر محکمہ پیش کریں پھر کر سکتے ہیں کمیٹی کے حوالے اگر محکمہ یہ کہیں کہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

فائدہ حزب اختلاف: نہیں آپ کی بات اپنی جگہ پر میں سمجھتا ہوں کہ جناب اسپیکر! یہ شاید محکمہ تعلیم کے کسی بھی فرد کی خواہش نہیں ہوگی، لیکن یہ محکمہ تعلیم کی long interest میں ہے ایجوکیشن کی لفظ کے long interest میں ہے کہ اس کی detail سے غور کیا جائے تعلیم کو بنود ق کے ذریعے تعلیم کو ڈنڈے کے ذریعے جیسا بھی آپ چلائیں گے تو اُس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تعلیم میں اخلاقیات کو first preference کے ذریعے اُس کے بعد، ساری دنیا میں اس طرح ہو رہا ہے۔ تو جناب اسپیکر میں عرض کر رہا تھا کہ سیکشن 03 جو ہے:

Grounds for Proceedings and Penalty:

Any employee shall be liable to be proceeded against under this act if he is inefficient and have ceased to be efficient for any reason.

Duty of Misconduct:

یہ آدھے میں نے پڑھ لیئے ہیں اور آدھے رہ گئے ہیں۔ وہ پھر آپ دیکھ لجھے جیسے بھی ہیں۔
Guilty of Corruption or reasonably believe to be corrupt engaged of is reasonable belief to be engaged in subversive activities.

اس کا نچوڑ یہی ہے وزیر اعلیٰ صاحب! کہ اس ایکٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے already ہے ایک ایکٹ جس میں یہ تمام چیزیں پوری ہوتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ میں یہ suggest کرتا ہوں کہ یہ محکمہ تعلیم کو پھر یہ لازمی قرار دیا جائے کہ وہ اغلaci بنا دوں پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی تغیری کر دیں۔ کہ یہ جو دو مہینے سب سے، یہ ان کی facilities بھی ٹیکر ز کی زیادہ ہیں، ان کی تنخوا ہیں بھی زیادہ ہیں۔ ان کو دو مہینے چھٹی ملتی ہے سالانہ گرم علاقوں میں بھی اور سرد علاقوں میں ان کو اپنے اُس کو ان کی تائمنگ اور ان کو تربیت دینے کے لئے دو مہینے گرمیوں میں اور دو مہینے سردیوں میں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ملک صاحب! اس پر سب معزز اراکین کی رائے لیتے ہیں وونگ کے ذریعے۔
روز کے مطابق میں کر رہا ہوں۔۔۔ (مدخلت شور)

جناب نصراللہ خان زیرے: آپ رونز کے مطابق چلائیں پلیز۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رول کے مطابق جو ہے بل۔۔۔ (مداخلت)

میر ظہور احمد بلیدی: آپ مہربانی کریں اس پروونگ کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ووٹنگ کرتے ہیں میرے خیال میں۔

میر ظہور احمد بلیدی: زیادہ سے زیادہ ڈیفر ہو جائے گی آپ مہربانی کریں اس پروونگ کرائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی لانگو صاحب آپ بات کریں۔ ملک صاحب آپ کی بات ہو گئی؟ ملک صاحب بہت بڑی کتاب ہے یہ۔ اگلی عید آجائے گی اگر یہ کتاب پڑھیں گے۔

فائدہ حزب اختلاف: یہ Grounds for Proceeding last میں ہے جناب۔

Engaged or is reasonably believe to be engage in a subversive activities and in service is prejudicial to national integrity and security and stability of disclosure of official secrets or any.

پھر جناب اُس کے بعد Section-04 میں ہیں۔

The Competent Authority may after satisfying itself.

۔۔۔ (مداخلت۔شور) جناب اسپیکر! ہونا تو یہ چاہیئے کہ unfortunately اس اسمبلی میں آکروہ، ہم نے سارے چھوڑ دیے ہیں اس سے پہلے یہ ہوتا رہا ہے ہمیشہ یا تو آپ یہ کہہ دیں اسمبلی میں کہ جس نے نماز پڑھنی ہے وہ پڑھے جس نے نہیں پڑھنی ہے، اس سے پہلے یہ ہوتا رہا ہے کہ جو نبی اذ ان ہوتی تھی اُس وقت دس پندرہ منٹ نماز کا وقفہ ہوتا تھا تو کم از کم ایک چھوٹا سا ایک precedent ہے اور قوی اسمبلی میں بھی ہے سینٹ میں بھی ہے، کم از کم اس روایت کو بھی ثواب کے لئے آپ رکھیں۔ پندرہ منٹ ان کو دے دیں تاکہ لوگ نماز پڑھیں۔ اسی میں یہ گزارش کروں گا کہ پندرہ منٹ آپ ان کو دے دیں۔۔۔ (مداخلت۔شور) ووٹنگ اُس کے بعد بھی کر دیں گے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: نماز کے لئے وقفہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں اس کے بعد نماز کا وقفہ ہو گا۔ اس پر میرے خیال سے۔۔۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب اسپیکر! کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں کورم پورا ہے مشرو佐یر اعلیٰ برائے ٹانوی تعلیم! بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ

قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یہ غیر قانونی ہے۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اپیکر! کورم کی نشاندہی کے بعد، ابھی بھی آپ گن لیں سولہ بندوں پر، آپ کورم کی نشاندہی کے بعد آپ کارروائی چلا رہے ہیں یہ غیر قانونی ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: لاغو صاحب! بات سُئیں۔ بات تو سُئیں جس ظاہم آپ نے نشاندہی کی اُس ظاہم کورم پورا تھا۔ ہم لوگ قانون کے مطابق چلا رہے ہیں۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اپیکر! کورم کی گھنٹیاں بجائی جاتی ہیں اُس کے بعد گنتی شروع ہوتی ہے۔ اور جس وقت گنتی شروع ہوتی ہے اُس وقت کا کورم چاہیے۔ یہ جناب اپیکر! نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: ابھی پورا ہے پانچ، چھ لوگ آپ ہیں۔

میر اختر حسین لاغو: جناب اپیکر! کورم کی میں نشاندہی کر کے جارہا ہوں آپ گھنٹیاں بجادیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: اختر حسین لاغو صاحب! گھنٹی نہیں بھی تھی اس وقت جس ظاہم آپ نے نشاندہی کی اُس ظاہم کورم پورا تھا۔

میر اختر حسین لاغو: میں نکل رہا ہوں، آپ گن لیں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: آپ خود گن لیں۔ آپ خود گن لیں۔ آپ کے جانے کے بعد اگر، آپ موجود تھے جب آپ نے نشاندہی کی۔ لاغو صاحب! جس ظاہم۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند) آرڈر ان دی ہاؤس میں کارروائی آگے لے جاتا ہوں۔

میر اختر حسین لاغو: آپ گنتی شروع کر دیں جناب اپیکر! کورم پورا نہیں ہے میں پوائنٹ آف آرڈر پر نشاندہی کر رہا ہوں اس کورم کی۔

جناب ڈپٹی اپیکر: گنتی کرا دیں جی، کورم کی گنتی کرا دیں۔ کورم پورا ہے۔ جی وزیر صاحب۔۔۔ (مداخلت۔شور۔مائیک بند)

جناب نصراللہ خان زیرے: ہم احتجاجاً وَاكَ آوٹ کرتے ہیں۔ ہم جو ہیں واک آوٹ کرتے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

میر محمد خان لہڑی: مشیر وزیر اعلیٰ برائے ثانوی تعلیم! تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کو کمیٹی کے سفارشات کے بوجب

منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کو کمیٹی کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جائے؟ تحریک منظر ہوئی۔ بلوچستان لازمی خدمات کا مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2019ء) کو کمیٹی کے سفارشات کے بموجب منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) پیش کریں۔ یہ تو ہو گیا ہے حد بندی بلوچستان کا ترمیمی مسودہ قانون، اُس کے لئے آپ لو، وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ ضیاء لانگو صاحب اچھا! آپ پیش کریں گی۔ محترمہ ماہ جبین شیران (پارلیمانی سیکرٹری): میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) پیش ہوا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور! حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدة نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آپ لوگوں کی آوازیں نہیں آ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدة نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ آپ لوگوں کی آوازیں نہیں آ رہی ہیں۔ تحریک منظر ہوئی۔ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12

مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مرکزی 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو فور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو فور زیر غور لایا جائے؟ آپ لوگوں کی آوازیں نہیں آ رہی ہیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو فور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ حد بندی (بلوچستان کا ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 12 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان

دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) اگلی تحریک پیش کریں۔

پارلیمانی سکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لا جائے؟ ہاں یاناں میں جواب دیں۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو فی الفور زیر غور لا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر قانون و پارلیمانی امور! بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کی بابت الگی تحریک پیش کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری: میں وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں نہیں آ رہی ہیں آپ لوگوں کی؟ آپ نے چیز کو ہاں یاناں میں جواب دینا ہوگا۔ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان دیوانی عدالت کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2019ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2019ء) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آڈیٹر جزل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018ء برحسابات حکومت بلوچستان کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر خزانہ! اسمبلی قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت وزیر خزانہ! آڈیٹر جزل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018ء برحسابات حکومت بلوچستان کا ایوان کی میز پر رکھیں۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر خزانہ): میں وزیر خزانہ، اسمبلی قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 174 کے تحت وزیر خزانہ! آڈیٹر جزل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018ء برحسابات حکومت بلوچستان کا ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آڈیٹر جزل آف پاکستان کا آڈٹ رپورٹ برائے سال 19-2018ء برحسابات حکومت بلوچستان کا ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں لہذا نہ کورہ رپورٹ کو پیلک اکاؤنٹس کمیٹی کے پردازیکا جاتا ہے۔ اس سے پیشتر کہ میں جناب گورنر بلوچستان کا حکمنامہ پڑھ کر سناؤں معزز وزراء اور فاضل اراکین مجھے نہایت مسرت ہو رہی ہے کہ 13 اگست 2018ء کو وجود میں آنے والی گیارہویں اسمبلی مورخ 12 اگست 2019ء کو

کامیابی سے اپنا پہلا سال مکمل کر رہی ہے۔ چونکہ آئینی طور پر کسی بھی صوبائی اسمبلی کے لئے 100 دن مقرر ہیں۔ جبکہ آج رواں اجلاس کی اختتامی نشست کے ساتھ ہی بلوچستان صوبائی اسمبلی کے پورے 100 دن مکمل ہو گئے ہیں۔ جو کہ اس اسمبلی کے لئے ایک اعزاز ہے، جس کے لئے آپ سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اور اس سلسلے میں آپ سب کے تعاون کا بے حد منون و مشکور ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: معزز اکین اسمبلی موجودہ پہلے پارلیمانی سال کے دوران اسمبلی نے سالانہ میزانیہ برائے سال 2018-2019ء اور ضمیم میزانیہ بابت مالی سال 19-2018ء کی منظوری دی۔

13 اگست 2018ء تا 10 اگست 2019ء کے دوران کل 15 اجلاس منعقد ہوئے۔ جس میں اسمبلی نے اب تک 100 ایام میں سے 52 ایام سرکاری کارروائی نمائی۔

قانون سازی جو کہ اسمبلی کی بنیادی اور آئینی ذمہ داری ہے اس لحاظ سے موجودہ اسمبلی نے 2018-2019ء کے دوران مختلف نوعیت کے کل 12 نئے اور 4 تراجمیں شدہ مسودات قانون pass کیئے۔

یہ بھی حقیقت اپنی اہمیت کے لحاظ سے مسلمہ ہے کہ اجتماعی مفادات عامہ میں قراردادیں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لحاظ سے پارلیمانی سال میں کل 18 سرکاری قراردادیں جبکہ 21 غیر سرکاری قراردادیں اسمبلی سے منظور ہوئیں۔

اسی طرح سوالات اور توجہ دلاؤں جو کہ حکومتی اداروں کی پارلیمانی طرز حکومت میں، حکومت سے جوابدی کا ایک واحد ذریعہ ہونے کی بنا اسے اسمبلی کے ایجنسی کی کارروائی میں اوپریں ترجیح ہوتی ہے۔ لہذا موجودہ اسمبلی کو رواں پارلیمانی سال کے دوران کل 201 سوالات کے نوٹس موصول ہوئے جن میں سے 81 سوالات نਮٹا دیے گئے۔ اور ساتھ ہی میں مختلف نوعیت کے 30 توجہ دلاؤں نوٹس موصول ہوئے، جسے اسمبلی نے خوش اسلوبی سے نمائادیئے ہیں۔

اس طرح تھاریک التوا کی منفرد حیثیت بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی ہے۔ تھاریک التوا ایوان کی روح رواں کی حیثیت رکھتی ہے اس نقطے کی پیش نظراب تک کل 36 تھاریک التوا اسمبلی کو موصول ہوئی۔ جن میں سے 9 بحث کے لئے منظور ہوئیں جبکہ 27 تھاریک التوا نمائادی گئیں۔

معزز اکین اسمبلی کی عوامی نوعیت کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لئے زیر و آور کا انعقاد کیا گیا اور اس اسمبلی کو 07 زیر و آور نوٹس موصول ہوئے جس میں ایک زیر و آور پیش ہوا جبکہ باقی ماندہ پر بحث نہیں ہو سکی۔

علاوہ ازیں جس طرح کسی بھی ایوان میں اس کی کمیٹیاں کل پُر زہ کا کردار ادا کرتی ہیں جس کے بغیر اسمبلی

10 اگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

27

آدھوری ہے۔ اس سلسلے میں 14 اسٹینڈنگ کمیٹیاں اور 50 فیشنل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ کمیٹیوں نے اپنی اپنی کارکردگی احسن طریقے سے سراجام دیئے۔ مزید ہاؤس سے 02 اپیشل کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئیں۔ بلاشبہ معزز اراکین اسمبلی کے تعاون سے میرے لیئے اسمبلی کی کارروائی احسن طریقے سے نمٹانے میں خاطرخواہ مدد ملی۔ جس کے لئے میں تمام معزز اراکین اسمبلی کا شکرگزار ہوں۔ امید ہے کہ رواں پارلیمانی سال کی طرح آئندہ آنے والے پارلیمانی سالوں میں بھی آپ ایوان کے تقدس کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔
اب میں گورنر کا حکمنامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

ORDER.

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(B) of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Justice (Retired) Amanullah Khan Yasinzai, Governor Balochistan hereby order that on conclusion of business the session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Saturday the 10th August, 2019.

اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مت تک کے لئے متوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 02:00 جکر 10 منٹ پر اختتم پذیر ہوا)

☆☆☆

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

28

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

29

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

30

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

31

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

32

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

33

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

34

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

35

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

36

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

37

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

38

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

39

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

40

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

41

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

42

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

43

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

44

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

45

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

46

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

47

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

48

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

49

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

50

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

51

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

52

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

53

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

54

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

55

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

56

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

57

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

58

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

59

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

60

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

61

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

62

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

63

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

64

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

65

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسکولی

66

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

67

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

68

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

69

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

70

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

71

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

72

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

73

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

74

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

75

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

76

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

77

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

78

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

79

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

80

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

81

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

82

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

83

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

84

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

85

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسپلی

86

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

87

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

88

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

89

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

90

10 راگست 2019ء (مباحثت)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

91